مرکزی قیادت کا انتخاب .... امیدیں اور توقعات

(اداریہ)

مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کی مجلس شوری نے بتاریخ ۹ نومبر ۹۷ء بروز اتوار جامعہ محمدیہ گوجرانوالہ میں منعقدہ اپنے اہم اجلاس میں مرکزی قیادت کے لئے جناب سینیٹر علامہ پروفیسر ساجد میر' جناب میاں محمد جمیل' جناب حاجی عبد الرزاق ایم۔ بی۔ اے کو بالترتیب امیر' سیکریٹری جنرل اور ناظم مالیات منتخب کیا اور ان کی قیادت پر اپنے بھرپور اعتماد کا اظہار کرتے ہوئے انہیں دوسری مدت کے لئے مرکزی جمعیت کی خدمت کا موقع فراہم کیا۔

ہم اس انتخاب پر قائدین کو دلی مبارک باد پیش کرتے ہیں۔ دعاگو ہیں کہ اللہ تعالی انہیں مرکزی جمعیت کے نصب العین کے مطابق کام کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور اس عظیم ذمہ داری سے عہدہ برا ہونے کا موقع فراہم کرے۔ اسلام کی سربلندی اور مسلمانوں کی فلاح و بہبود کے لئے کام کرنے کی ہمت عطا فرمائے۔ آمین

مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اس مبارک موقع پر ہم اپنے قائدین کو چند اہم باتوں کی طرف توجہ دلائیں۔ ہماری تجاویز اور آراء سے اختلاف کی گنجائش ہے۔ لیکن ہم جو کچھ عرض کریں گے وہ ہمارے خلوص اور نیک نیتی پر مبنی دل کی آواز ہے۔

(1) مرکزی قیادت کے نائبین کی نامزدگی ابھی باقی ہے۔ اس ضمن میں ہماری گذارش ہے کہ ایسے افراد کو نامزد کیا جائے جو وقت کی قربانی دے سکیں اور حقیقت میں نیابت کے فرائض سرانجام دے سکیں۔ وہ اس بات کے اہل ہوں کہ قائدین کی غیر موجودگی میں ان کی کمی محسوس نہ ہونے دیں۔ قائدین اپنی مصروفیات کے دوران انہیں عوامی رابطہ مہم پر مامور کریں اور جماعت کے افراد

قریب تر لانے کی کوشش کریں۔

(2) نچلی سطح پر جمعیت کی تنظیم سازی کی اشد ضرورت ہے۔ علاوہ ازیں عوامی رابطہ مہم پر خود قائدین کو اب بھرپور توجہ دینی چاہیئے۔ چونکہ ابتدائی جمعیتیں دراصل نرسری کا کام دیتیں ہیں۔ اس کے بغیر مرکزی جمعیت کا تصور خام خیالی ہے۔ ہم توقع کرتے ہیں کہ سابقہ تجربات کی روشنی میں اب زیادہ وقت تنظیم نو پر صرف کریں گے۔ قریہ قریہ اور بستی بستی یہ مہم چلائیں گے اور جمعیت میں نیا خون شامل کریں گے۔

(3) نئی مجلس عاملہ کا قیام عمل میں آنا ہے۔ ہماری تجویز ہے کہ اس میں علماء و مشائخ کرام کے علاوہ پیشہ ور ماہرین کو خصوصی نمائندگی دی جائے۔ جن میں ماہرین تعلیم' ماہرین اقتصادیات' ماہرین قانون بطور خاص شامل ہوں۔ ان کی موجودگی میں مرکزی جمعیت کو اپنی پالیسی مرتب کرنے اور منصوبہ بندی میں بڑی مدد ملے گی اور ایسے دور رس پروگرام مرتب ہو سکیں گے۔ جن کے ثمرات مستقبل میں حاصل ہو سکیں گے۔

(4) مرکزی جمعیت کو اپنے آئندہ پانچ سالہ ایجنڈے میں تعلیم پر خصوصی توجہ دینی چاہیئے۔ پاکستان میں جہالت اور گمراہی کے خاتمے کیلئے اور اسلامی تعلیمات کے فروغ کے لئے تعلیم کو مہم بنایا جائے۔ دینی تعلیم کی اہمیت اور افادیت کے لئے متعدد کانفرنس اور سیمینار کرائے جائیں۔ خوش قسمتی سے جامعہ سلفیہ فیصل آباد مرکزی جمعیت کے زیراہتمام اس عظیم مشن کی تکمیل میں ہراول دستے کا کام سرانجام دے سکتا ہے اور دیگر اہم اور بڑے جامعات بھی مرکزی جمعیت کے ساتھ گہری وابستگی کا نہ صرف اظہار کرتے ہیں۔ بلکہ ان کی پالیسیوں کا ہمیشہ ساتھ دیتے ہیں۔ اس میدان میں کھل کر کام کرنے کی ضرورت ہے اور تعلیم کے ذریعے انقلاب کا نعرہ مرکزی جمعیت کے وقار میں اضافہ کا باعث ہو گا۔

(5) یہ ذرائع ابلاغ کا دور ہے۔ ہماری گذارش ہے کہ مرکزی جمعیت اپنی سیاسی

تبلیغی، تعلیمی و اصلاحی سرگرمیوں کو ہر فرد تک پہنچانے کے لئے ایک ہفت روزہ اخبار "نوائے اہل حدیث" کا اجراء کرے۔ جس میں قومی اور بین الاقوامی حالات کے تناظر میں پالیسی بیانات واضح طور پر شائع ہوں اور عالمی رائے عامہ پر تجزیئے اور تبصرے بھی شامل ہوں۔ ہفت روزہ اہلحدیث کو علمی اور تحقیقی مضامین کے لئے وقف کر دیا جائے۔

(6) مرکزی جمعیت اہل حدیث ایک تحریک کا نام ہے اور اس کا اصل مشن اسلام کی حقیقی دعوت کو ہر عام و خاص تک پہنچانا ہے۔ اپنے نصب العین کی تکمیل کے لئے ملک بھر میں کانفرنس منعقد کی جائیں اور ایسے مصلح اور سنجیدہ واعظین کی خدمات حاصل کی جائیں جو حقیقی معنوں میں کتاب و سنت کی دعوت پیش کر سکیں۔ علاوہ ازیں ایسے مصنفین کی خدمات بھی حاصل کرنے کی ضرورت ہے۔ جو ایسا لٹریچر فراہم کریں۔ جو نہ صرف آسان زبان میں ہو بلکہ مختصر اور جامع بھی ہو اور ملک کی مکمل ترجمانی بھی کرتا ہو۔

(7) مرکزی جمعیت کو علماء کرام اور مشائخ عظام کے علاوہ زندگی کے دوسرے شعبوں سے تعلق رکھنے والے دیگر افراد سے بھی گہرا تعلق قائم کرنے کی اشد ضرورت ہے۔ جن میں تاجر صنعت کار خاص طور پر شامل ہیں۔ ان کے تعاون سے مرکزی جمعیت اپنے پروگرام کو عملی شکل دینے میں آسانی محسوس کرے گی۔

(8) ہم مرکزی جمعیت کے قائدین کی توجہ اس امر کی طرف بھی دلانا چاہیں گے کہ وہ پوری جماعت کو اپنے شانہ بشانہ لے کر چلیں۔ جماعت کو ایک ایک فرد کی ضرورت ہے۔ لہٰذا بلا تاخیر ان تمام افراد سے ذاتی طور پر رابطہ کیا جائے جس کا کوئی حلقہ ہے اور وہ کسی وجہ سے ناراض یا غلط فہمی کا شکار ہے۔ قائدین کو فراخ دلی اور بڑے پن کا مظاہرہ کرتے ہوئے چھوٹی چھوٹی باتوں کو فراموش کر دینا چاہئے اور سب کو جماعتی پلیٹ فارم پر متحد کر لینا چاہئے۔

آخر میں ہم بڑے ادب سے التماس کریں گے کہ اب وقت آگیا ہے کہ

باقی ص ۴۷ پر